# (۴۵)

# حج کے دن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم، صحابہ کرام اور صلحاءِ امّت کیلئے بہت دعائیں کرو

(فرمودہ ۳۰۔اکتوبر ۱۹۱۴ء)

حضور نے تشہّد، تعوّذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:۔

اگر جس حساب سے ہماری عید ہے اسی حساب کے مطابق مکہ میں عید ہوئی تو وہاں آج حج کا دن ہے۔لاکھوں لاکھ آدمی کوئی کسی قوم کا،کوئی کسی ملک کا،ایک دوسرے کی رسم و رواج،ایک دوسرے کی زبان،ایک دوسرے کی عادتوں،ایک دوسرے کی خواہشوں،ایک دوسرے کی اُمنگوں سے ناواقف ایک بہت بڑے وسیع میدان میں جمع ہوں گے اور نہ صرف ان کے سامنے یہ نظارہ ہوگا کہ دنیا کے کن کن کونوں میں خدا تعالیٰ نے اسلام کو پھیلایا۔ بلکہ یہ بھی ہوگا کہ اس بے برگ و گیاہ جنگل میں ( جہاں ایک مشک پانی کی روپیہ دے کر بھی بمشکل ہاتھ آتی ہے ) کہاں کہاں سے لوگ آئے ہیں یہ عجیب منظر دیکھ کر ہر انسان کے دل میں عجیب کیفیت پیدا ہوتی ہے۔اور اسلام کی سچائی کا بہت بڑا ثبوت ملتا ہے کہ اس جنگل اور وادی غیر ذی زرع میں ایک بلند ہونے والی آواز جس کو غیر تو الگ رہے اپنے بھی نہیں سنتے تھے اور آواز دینے والے کو جھڑک دیتے تھے،وہی آواز تمام دنیا کے کونوں تک پہنچ کر آج ہزاروں نہیں بلکہ لاکھوں انسانوں کے اجتماع کا باعث ہوئی ہے۔تمام وہاں جانے والے انسانوں کے پیش نظر یہ نظارہ ہوتا ہے کہ کہاں محمد (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) پیدا ہوئے اور اس نے ایسی آواز بلند کی جو گونجتی گونجتی ہمارے دور دراز ملکوں میں پہنچی اور وہ اپنے اندر ایسی کشش رکھتی تھی کہ ہمیں

یہاں کھینچ لائی۔

اس کے علاوہ اس وقت لوگوں میں ایک محبت اور عقیدت کے جذبات جوش مارتے ہوں گے جبکہ وہ خیال کرتے ہوں گے کہ آج ہم اس متبرّک اور پاک سرزمین پر پھر رہے ہیں جس پر آج سے تیرہ سو سال پیشتر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پھرتے تھے۔ اور پھر خصوصًا یہ کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اہل مکہ نے یہاں سے نکال دیا تو کس شان و شوکت سے دوبارہ وہ قدوم میمنت لزوم یہاں پہنچے اور وہ مکہ کے لوگ جن کی اذیتوں اور تکلیفوں کی وجہ سے مسلمانوں کو اپنا وطن چھوڑنا پڑا اور یہاں لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کہنے کی اجازت نہیں تھی۔ لیکن آج ہر ایک کی زبان پر اَللّٰہُ اَکْبَرُ۔ اَللّٰہُ اَکْبَرُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ جاری ہوتا دیکھ کر کیا ہی لذت آتی ہوگی۔ آج کے دن زوال سے لے کر سُورج کے ڈوبنے تک حاجی عرفات میں اور مغرب سے لیکر صبح تک مزدلفہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت پر عمل کرنے والے دعاؤں میں لگے رہتے ہیں۔ افسوس کہ بہت کم لوگ اس طرف توجہ کرتے ہیں اور اکثر ادھر اُدھر پھر کر وقت گزار دیتے ہیں۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نسبت لکھا ہے کہ آپ صبح تک دعاؤں میں مشغول رہتے۔ دعاؤں کیلئے یہ وقت بہت مبارک ہے۔ جس کو خدا نے عرفات اور مزدلفہ میں دعاؤں کی توفیق دی ہے وہ تو بہت خوش نصیب ہے لیکن جو اپنے گھروں میں ہیں ان کیلئے بھی خوش قسمتی کا موقع ہے وہ بھی دعاؤں میں مشغول رہیں۔ سب سے پہلے اس انسان کے لئے بہت دعائیں کی جائیں جس کے طفیل مذہب اسلام ہمیں ملا یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیلئے۔ اگر آپ کی مصیبتیں، آپ کی جان کاہیاں اور آپ کی دعائیں نہ ہوتیں تو ہم تک کہاں اسلام پہنچ سکتا تھا۔ اور آپ نے دن رات لگ کر تیئیس سال متواتر بلا ایک دم اور لمحہ راحت اور چین میں رہنے کے اسلام کی اشاعت کی جس کے نتیجہ میں ایک ایسی جماعت پیدا ہوگئی جس نے ہم تک اسلام کو پہنچایا۔ تو پہلے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیلئے پھر صحابہ کی جماعت کے لئے دعائیں کرو۔ اس جماعت نے اپنی جانیں، اپنے مال، اپنا وطن، اپنی بیویاں، اپنے بیٹے غرضیکہ سب کچھ اللہ کی راہ میں قربان کر دیا۔ خبیث الفطرت ہے وہ انسان جو صحابہ کرامؓ کی قدر نہیں کرتا، پھر ان لوگوں کیلئے دعائیں کرو جنہوں نے صحابہ سے اخذ کر کے بعد میں آنے والی نسلوں کو اسلام پہنچایا۔ ان میں سے محدثین کی جماعت جس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اقوال کو ہم تک پہنچایا۔ پھر آئمہ دین کی جماعت کہ

جنہوں نے اپنی ساری عمریں صرف کر کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اقوال سے مسائل استنباط کئے۔ پھر وہ جماعت جس کا خدا تعالیٰ سے خاص تعلق ہوتا ہے۔ یعنی صوفیاء کی جماعت جنہوں نے اسلام کی باطنی خصوصیات کو قائم رکھا۔ یہ ایسی جماعتیں ہیں جن کیلئے جس قدر بھی دعائیں کی جائیں کم ہیں۔ پھر اس زمانہ میں جس انسان نے ہم پر بہت بڑا احسان کیا ہے۔ اس کیلئے تڑپ تڑپ کر دعائیں کرو۔ اسلام کی روح نکل چکی تھی اور اسلام مُردہ ہو چکا تھا۔ لیکن اس انسان نے اپنے مولیٰ کے حضور شبانہ روز کی عاجزی اور زاری کر کے اور بڑی محنت اور کوشش سے ایک ایسی جماعت بنائی جس کے پاس آج زندہ اسلام موجود ہے۔ اس جماعت کی ترقی کے لئے دعائیں کرو۔ پھر ایک حصہ جماعت کا جو علیحدہ ہو چکا ہے اور ابھی تک اپنی ضد پر قائم ہے اس کیلئے دعائیں کرو کہ خدا تعالیٰ انہیں سمجھ دے۔ پھر قرب الٰہی کیلئے، اپنی جانوں کیلئے دعائیں کرو۔ کہ خدا تعالیٰ اپنی رضامندی کی راہوں پر چلائے کیونکہ جب تک قوم کا ہر فرد اپنے اندر کمالات نہ رکھتا ہو اس وقت تک کوئی ترقی نہیں ہوسکتی۔ پس اپنے دین کی ترقی، ایمان کی ترقی اور سلسلہ کی ترقی کیلئے دعائیں کرو۔ پھر اس کیلئے بھی دعائیں کرو کہ خدا تعالیٰ تمہیں خدمت دین کی توفیق دے اور تمہاری نسلیں نیک پیدا ہوں۔ اپنے والدین، اپنے بھائیوں، اپنے بیٹوں، اپنے رشتہ داروں، اپنے نوکروں، اپنے آقاؤں اور اپنے محسنوں کیلئے دعائیں کرو۔ میں بھی تمہارے لئے دعائیں کروں گا اور تم بھی میرے لئے دعائیں کرنا۔ وہ کام جسے ہم نے کرنا ہے بہت ہی عظیم الشان ہے لیکن وہ خدا تعالیٰ جو ایک چھوٹے سے بیج سے بڑ جیسا بڑا درخت اور ایک دانے سے ہزاروں دانے پیدا کرسکتا ہے کیا وہ اشرف المخلوقات انسان کو بڑا نہیں بنا سکتا۔ ضرور بنا سکتا ہے اور اس کے قبضہ قدرت میں سب کچھ ہے۔ صرف مانگنے کی دیر ہے۔ پس تم مانگنے لگ جاؤ۔ اور خوب دعائیں کرو۔ خدا تعالیٰ تم سب کی دعائیں قبول فرمائے۔

(الفضل ۵۔ نومبر ۱۹۱۴ء)